## زکوٰۃ :- CSS, 16, 17, 18

معارفِ زکوٰۃ ۔ زکوٰۃ سے غربت کو کیسے کم کیا جاسکتا ہے؟ ۔ سماجی، روحانی، اخلاقی اثرات؟

**تعارف :-** نماز کے بعد زکوٰۃ دوسری اہم ترین عبادت ہے۔ قرآن میں ایمان کے بعد جہاں نیک اعمال کا ذکر آتا ہے عام طور پر صرف دو اعمال کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ایک نماز اور دوسرا زکوٰۃ۔ ارشاد ہے ۔ 2

"وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل صالح کیے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی ۔ اُن کے لیے ان کے رب کے پاس اجر ہے" ۔

زکوٰۃ اسلام کا اہم رکن ہے۔ ہر صاحبِ نصاب پر فرض ہے۔ زکوٰۃ مالی عبادت ہے۔ مسلمان اپنی حلال کی کمائی میں سے اللہ کے حکم کے مطابق زکوٰۃ ادا کرتا ہے۔ زکوٰۃ کی جمع و تقسیم کے لیے سب سے موثر طریقہ ریاستی سطح پر ہوسکتا ہے جیسے کہ اولین ریاست مدینہ و صدیقی دور میں تھا۔ زکوٰۃ کا مقصد تزکیہ نفس، مالی امداد و باہمی نفرت سے زکوٰۃ دولت کو روکتی ہے۔ ارتکاز اور معاشرے میں معاشی توازن پیدا کرتی ہے۔ زکوٰۃ کے بے پناہ روحانی، اخلاقی اور سماجی اثرات ہیں ۔ 3 4

- مال میں برکت پیدا ہوتی ہے۔
- اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔
- زکوٰۃ نہ دینے والوں کو حدیث میں سخت عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔

**لغوی معنی :-** "پاک کرنا" "صاف کرنا"۔ اپنے مال و دولت کی صفائی کرنا۔ **(فرضیت : 2 ہجری) (وصول کا نظام 8 ہجری)**

دینی اصطلاح میں ایک مخصوص سے زیادہ مال رکھنے والوں سے طے شدہ شرح سے مال وصول کرکے اسے مقررہ مصارف پر خرچ کرنا۔

زکوٰۃ طاقت کے زور پر اکٹھی کی جاسکتی ہے ۔ ← حضرت ابوبکرؓ کا اجتہاد۔

## قرآنی احکامات :-

"اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو"۔

"پس نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اطاعتِ رسولﷺ کرو" ۔

"اور یہ وہ لوگ ہیں جن کے مالوں میں حاجت مندوں اور ناداروں کے لیے ایک مقرر حق ہے"۔

## احادیث :-

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ آپﷺ نے فرمایا
"جب تو نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی تو تو نے اپنا فرض پورا کر دیا۔"

ایک اعرابی آپﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے کہا مجھے ایسا عمل بتائیں کہ جو میں کروں جنت میں داخل ہو جاؤں۔
آپﷺ نے فرمایا "تو اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا اور فرض نماز ادا کر اور فرض زکوٰۃ دے اور رمضان کے روزے رکھ۔ اعرابی نے کہا میں اس سے زائد کچھ نہیں کروں گا۔ جب وہ چلا گیا آپﷺ نے کہا اگر کسی جنت والوں میں سے کسی کو دیکھنا ہے اسے دیکھ لے۔

Make separate heading

**زکوٰۃ کی شرائط:** ۱) مسلمان ہونا چاہیے۔ ۲) بالغ ۳) ہوش و حواس ۴) آزاد ۵) صاحب استطاعت

↓ گھر کے اخراجات پورے کر سکے۔ اپنے واجبات ادا کر سکے۔ اس کے بعد بچنے والی دولت کو اضافی دولت کہتے ہیں۔

**زکوٰۃ کی فرضیت** →
- مقررہ حد کے نصاب کا مالک ہو۔
- اس مال پر اس کو تصرف حاصل ہو یعنی اس مال پر پورا سال گزر گیا ہو۔
- مال میں مزید بڑھنے کی صلاحیت ہو۔

## زکوٰۃ کا نصاب و شرح۔

Better to organize in table

| اشیاء۔ | شرح / نصاب | ادائیگی |
|---|---|---|
| دولت: اگر 7½ تولے سونا اور 52½ تولے چاندی کے برابر ہو۔ | 2.5% | سالانہ |
| سونا | 7½ تولے | سالانہ |
| چاندی | 52½ تولے | سالانہ |

سونے کا نصاب 7½ تولے سونا یا 52½ تولے چاندی ہے۔ ان پر زکوٰۃ کی شرح 2½ فیصد ہے۔

**زراعت:**
- بارانی زمین سے 10% (بارش، سیلاب سے) (عشر)
- قابلِ آبپاشی 5%
  ↓ کنویں، ٹیوب ویل سے سیراب۔

ہر فصل کی کٹائی / پیداوار پر۔ (زرعی پیداوار پر زکوٰۃ کو عشر کہتے ہیں)

**مویشی:**
- اونٹ = 5 عدد
- گائے، بیل، بھینس = 30
- بھیڑ بکریاں = 40

ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری، 30 گائے اور 40 بکریوں پر ایک بکری۔ — سالانہ

**اسلامی ریاست میں ریاست پر بھی زکوٰۃ فرض ہے۔**

کان کنی اور معدنیات Burried wealth ← ہر پیداوار پر 20% شرح زکوٰۃ ہے۔

## مصارفِ زکوٰۃ۔ (التوبہ: 60)

"صدقات تو دراصل فقیروں اور مسکینوں کے لیے ہیں اور اُن لوگوں کے لیے جو زکوٰۃ کے کام پر مامور ہیں۔ اور ان کے لیے جن کی تالیفِ قلب مطلوب ہو۔ نیز یہ گردنوں کے چھڑانے اور قرض داروں کی مدد کرنے اور راہِ خدا میں اور مسافر نوازی میں استعمال کرنے کے لیے ہیں۔ ایک فریضہ ہے اللہ کی طرف سے۔"

**ان کی تفصیل:**

Make elaborative heading

۱۔ **فقراء:** فقیر کی جمع: فقیر کا معنی ہے محتاج یعنی ایسا شخص جو کسی ایسی مراد سے دوچار ہو جس کو پورا کیے بغیر چارہ کار نہیں۔ مثلاً کسی موذی مرض میں مبتلا ہو جس کے علاج کے لیے اس کے پاس پیسہ نہ ہو۔

۲۔ **مساکین:** مسکین کی جمع: مسکین اُس شخص کو کہتے ہیں جو کام کرنے سے معذور ہو لیکن عزت نفس کا خیال اسے دوسرے کے سامنے دست سوال دراز کرنے سے باز رکھے۔

۳۔ **عاملین:** جو لوگ زکوٰۃ کی وصولی، اس کے حساب کتاب اور تقسیم سے متعلق ہیں۔ اُن کی تنخواہیں زکوٰۃ سے ادا کی جائیں گی۔

۴۔ **مؤلفۃ القلوب:** اس سے مراد ہے جن کے دل جوڑے گئے ہیں۔ اس سے مراد وہ لوگ جو اسلام لائے تو بلحاظ اس کے وہ امیر تھے یا غریب حال وہ دولت سے اُن کی دلجوئی کی گئی۔ غیر مسلم کی بھی ہو سکتی ہے۔ تاکہ مسلمانوں سے وابستہ رہنے کے سبب اسلام سے قریب تر ہو جائیں۔

۵۔ **فی الرقاب:** غلاموں کو خرید کر آزاد کیا جائے۔

۶۔ **غارمین:** مقروض جو مال قرض ادا کرنے سے قاصر ہوں۔

۷۔ **فی سبیل اللہ:** اللہ کی راہ میں۔ جامع اصطلاح ہے۔ جس کے تحت جہاد سے لیکر دعوتِ دین اور تعلیم دین کے سارے کام آتے ہیں۔

۸۔ **وابن السبیل:** وہ مسافر ہیں جو سفر کی حالت میں محتاج ہو جائیں خواہ وہ اپنے گھر میں مالدار ہوں۔ زکوٰۃ سے مسافر کی مدد اس کے حاجت کے مطابق کی جانی چاہیے نہ کہ حیثیت کے مطابق۔

## کن لوگوں کو نہیں دی جاتی:

- مساجد پر خرچ نہیں کر سکتے۔
- محمدؐ اور آلِ محمدؐ کو زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی۔
- میاں بیوی ایک دوسرے کو نہیں دے سکتے۔
- والدین کو، بچوں (اپنا) کو

## ادائیگی زکوٰۃ

- مسلمانوں سے وصول کر کے مسلمانوں کو دی جاتی ہے۔
- ایک بستی کی زکوٰۃ اُسی بستی میں تقسیم ہونی چاہیے۔ سیلاب، ہنگامی صورت میں دوسری بستی میں دی جا سکتی ہے۔
- دینے سے پہلے اطمینان کر لیا جائے جس شخص کو دی جا رہی ہے وہ اس کا مستحق ہے بھی یا نہیں۔

## اسلامی ریاست میں زکوٰۃ کا کردار / غربت کے خاتمے میں زکوٰۃ کا کردار / زکوٰۃ کے مقاصد:

۱) **دولت کی منصفانہ تقسیم:** اسلام کے اقتصادی نظام کی بنیاد سود کے خاتمے اور نظامِ زکوٰۃ و عشر پر ہے۔ زکوٰۃ کے ذریعے امیروں کی دولت غریبوں کی طرف منتقل ہوتی ہے۔ تقسیمِ دولت مضبوط بنیادوں پر ہوتی ہے۔ سود سے دولت چند ہاتھوں میں سمٹ کر رہ جاتی ہے۔ اس سے غربت میں کمی ہوتی ہے۔

پروفیسر حمید ڈار: "زکوٰۃ میں دولت کی تقسیم کا خودکار نظام پایا جاتا ہے"

**ذخیرہ اندوزی میں کمی / سرمایہ کاری میں اضافہ:-**

معیشت کا ایک اور بنیادی مسئلہ دولت کی ذخیرہ اندوزی کو روکنا اور سرمایہ کاری کو بڑھانا ہے۔ معاشی پسماندگی کا سب سے بڑا سبب دولت کی غلط تقسیم اور عدم سرمایہ کاری ہی ہے۔ زکوٰۃ کی وجہ سے دولت آپ سے آپ سرمایہ کاری کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ اور اگر اسے جمع کر کے رکھیں تو چالیس سال میں خود بخود ختم ہو جائے گی۔ اس کے برخلاف نفع سے اسے کاروبار میں لگایا جاتا ہے۔ معاشی ترقی میں مدد ملتی ہے۔

ذخیرہ اندوزوں کو سخت عذاب کی وعید ہے۔

"اور جو لوگ سونا چاندی ذخیرہ کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو انہیں دردناک عذاب کی خبر سنا دیں۔"

**معیشت کے استحکام میں زکوٰۃ کا کردار:-** آٹھ مصارف زکوٰۃ میں سے چھ کا تعلق براہ راست غربا اور کم آمدنی والے لوگوں سے ہے۔ اس طرح زکوٰۃ کی رقم امرا سے نکل کر غربا کی طرف منتقل ہوتی رہتی ہے۔ نتیجتاً غربا اس رقم کو ضروریات پر خرچ کرتے ہیں۔ تو طلب و رسد میں زیادہ تفاوت نہیں ہوگا جیسا کہ سودی نظام میں ہوتا ہے۔ اس سے معیشت مستحکم ہوتی ہے۔

**فلاحی ریاست کا قیام:-** جدید علم معیشت میں سماجی فلاح کا تصور بہت نیا ہے۔ لیکن اسلام نے پہلے ہی دن سے فلاحی اور خوشحال ریاست کا تصور پیش کیا اور زکوٰۃ کی شکل میں امداد باہمی کا ایسا نظام قائم کیا جس کے ذریعے تمام شہریوں کی بنیادی ضروریات کو یقینی بنایا۔ اسلامی حکومت نے آبادی کی مردم شماری کی اور ان کے رجسٹر بنائے۔ ہر فرد اور بچے کو سرکاری وظیفے دیے۔ اور حضرت عمرؓ کے عہد میں یہ حال ہو گیا کہ مشہور تاریخ دان طبری کے مطابق "اس زمانے میں زکوٰۃ دینے والے تو ہر طرف پھرتے مگر زکوٰۃ لینے والے نہ ملتے تھے"!

**سماجی تحفظ کی فراہمی:-** اسلام ہر فرد معاشرہ کو سماجی تحفظ مہیا کرنا چاہتا ہے۔ بیماری یا معذوری کی وجہ سے مقروض یا دیوالیہ ہو، یتیم یا بیوہ [illegible] ہو جائے، اسلامی ریاست پر فرض ہے کہ وہ اس کی ضروریات پوری کرے۔ ~~ہر فرد کو بے احساس~~ زکوٰۃ کی رقم سے ان کی مدد لازم قرار دی گئی ہے۔

Add references in this part

**معاشی بحران اور کساد بازاری کا خاتمہ:-** زکوٰۃ معاشی بحران اور کساد بازاری کو ختم کرنے میں بڑی معاون ثابت ہو سکتی ہے جس کے چکر میں سرمایہ دارانہ نظام مکمل گرفتار ہے۔ منفی تجارتی چکر سرمایہ کاری اور قوت خرید میں توازن نہ ہونے کی وجہ سے رونما ہوتا ہے۔ لیکن زکوٰۃ ایک طرف پیداواری عمل کو تیز کرتی ہے۔ وہیں دوسری طرف عوام میں قوت خرید کا اضافہ بھی کرتی ہے۔ اس طرح زکوٰۃ معیشت میں معاشی توازن قائم کرنے کا ~~خود~~ ایک خودکار ذریعہ بن جاتی ہے۔

## روحانی اثرات:-

**۱۔ تزکیہ مال:-** مال پاک ہوتا ہے۔ مال کو اطمینان قلب سے جائز تصرف میں لا سکتا ہے۔ جب تک زکوٰۃ نہ دی مال پاک نہ ہو گا کیونکہ اس میں غریبوں کا حق ہے۔ دینے سے غریبوں کا حق ادا ہوتا ہے۔

ارشاد ہے: "اس شخص کو جہنم سے دور رکھا جائے گا جو خدا سے ڈرنے والا ہو اور جو اپنے تزکیہ کی خاطر دولت دوسروں کو دیتا ہو۔ (القرآن)"

**۲۔ تزکیہ نفس:-** حاصل ہوتا ہے۔ جب انسان اپنے ہاتھ سے اور اپنی خوشی سے اللہ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اپنے مال سے زکوٰۃ نکالتا ہے تو اس سے مال کی محبت کم ہوتی ہے۔ بخل اور کنجوسی کا جذبہ مغلوب ہوتا ہے۔ اللہ سے تعلق استوار ہوتا ہے۔ مال کی محبت مختلف اخلاقی برائیاں جنم دیتی ہے۔

ارشاد ہے۔ "اے نبی ان کے اموال میں سے صدقہ (زکوٰۃ) لیجیے جس کے ذریعے آپ انہیں پاک کریں اور ان کا تزکیہ کریں۔"

**۳۔ حصولِ نیکی:-** کوئی مسلمان خواہ کتنا ہی عبادت گزار کیوں نہ ہو۔ جب تک اپنے اوپر زکوٰۃ عائد نہیں کرتا اسے نیکی حاصل نہیں ہو سکتی۔ "تم نیکی کو ہرگز پا نہیں سکتے جب تک تم اپنی چیزوں میں سے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو جو تمہیں محبوب ہیں۔ (القرآن)"

**۴۔ مال کی برکت:-** "اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔"

"اور اگر تم اللہ کو قرض حسن دو تو وہ اس کو تمہارے لیے دوگنا کر دے گا۔"

**۵۔ عذاب سے نجات:-** زکوٰۃ نہ ادا کرنے پر عذاب ہو گا۔

**۶۔ اطمینان قلب:-** مادہ پرستی سے بے اطمینانی، قلبی بے سکونی۔ زکوٰۃ سے مادہ پرستی کا خاتمہ ہوتا ہے اور فریضے کی ادائیگی ہو کر انسان قلبی سکون محسوس کرتا ہے۔

## اخلاقی اثرات:-

- **اصلاح اخلاق:-** اعلیٰ اخلاق کو فروغ دیتی ہے۔ بخل، لالچ، خود غرضی جیسے برے اخلاق کو ختم کرتی ہے۔ زکوٰۃ انسان کو انسان بنانے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔
- **عاجزی اور انکساری:-** زکوٰۃ پر یقین رکھنے والا یقین رکھتا ہے کہ اس کے پاس اپنا مال نہیں بلکہ اللہ کا دیا ہوا ہے۔ اس سے اس میں عاجزی اور انکساری پیدا ہوتی ہے۔ خود سری ختم ہوتی ہے۔

Write at least 4 lines under each head

- **احساس ذمہ داری:- / السابقین کا جذبہ** انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنے مال سے شرع کے مطابق حقداروں کا خیال کرے۔ مستحقین، مفلس وغیرہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اور معاشرے میں اچھے سے جی سکیں۔
- **جرائم کے خلاف ڈھال:-** زکوٰۃ دینے والا اور زکوٰۃ لینے والا جرم نہیں کرتا۔ دینے والا دولت کو ذخیرہ اندوزی نہیں کرتا۔ اور لینے والے گناہوں میں نہیں بڑھتے۔ (حدیث: مفلسی انسان کو کفر کی طرف لے جاتی ہے)
- **خود کفالت:-** ضرورت مند افراد (قیدی، مسافر، یتیم، مقروض) بہتر طور پر زندگی گزارتے ہیں۔

You need to improve the impacts part
Add References and improve presentation

## سماجی اثرات:

**• دولت کی گردش:** اگر دولت چند ہاتھوں میں ونگز ہو جائے جیسے جاگیرداری اور سرمایہ دارانہ نظام میں ہوتا ہے [illegible] اختیار [illegible] کر لیتا ہے۔ معیشت اور معاشرے کے لیے تباہ کن ہے
زکوٰۃ اس کو ختم کرتی ہے۔ ارشاد ہے۔
[illegible]

**• نصرت دین:** دین کی حفاظت اور نصرت ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے۔
"اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور ہاتھ روک کر اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔"

**• انفرادی اور اجتماعی بھلائی:** ایک طرف زکوٰۃ دینے والے کا مال پاک ہو جاتا ہے اور دوسری طرف زکوٰۃ لینے والے کی ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔ ایسے میں انفرادی اور اجتماعی بھلائی کو راہ ملتی ہے۔

**• سماجی تحفظ کی فراہمی:** ریاست اس قابل ہوتی ہے کہ افراد معاشرہ کو سماجی تحفظ فراہم کرے۔ ملکی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

**• غربت کا خاتمہ:** زکوٰۃ افراد کے ذمہ غربا کا حق ہے۔ جب یہ حق مستحقین تک پہنچا دیا جاتا ہے تو وہ بھی معاشی دائرے کا حصہ بن جاتے ہیں اور آہستہ آہستہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور یوں غربت ختم ہو جاتی ہے۔ (طبری کا واقعہ) زکوٰۃ دینے والے اور لینے والے کی رفتار۔

| **زکوٰۃ کا سسٹم فیل کیوں ہو رہا ہے۔** | **بہتری کی تجاویز:** |
|---|---|
| ① Interest based economy. سود کی شرح اور فیصد | ۱۔ **فیڈرل بورڈ آف زکوٰۃ:** زکوٰۃ وصول کرنے کا درست نظام وضع کیا جائے۔ • اسلامی اصولوں کی روشنی میں ادارہ بنایا جائے۔ • بینکوں میں سالانہ کٹنے والی زکوٰۃ پر اعتراض ہے۔ |
| ② مشکلات جمع کرتے میں۔ | ۲۔ **ایماندار عاملین زکوٰۃ:** خوف خدا رکھنے والے، امانت دار دیانت دار ہوں۔ • اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تربیت دی جائے۔ |
| ③ دیانتی اداروں پر عدم اعتماد | ۳۔ **سخت احتساب:** |
| ۴ خاص تقسیم کا کوئی انتظام نہ ہونا | ۴۔ **درست جگہ کا انتخاب** |
| | ۵۔ جہاں سے اکٹھی کی جائے وہاں خرچ کی جائے۔ |
| | ۶۔ **فعال الوا سٹم کر کا قیام:** مستقل آمدنی آتی رہے |

Conclusion?